احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 15۔اگست 2014ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 15۔اگست 2014ء 18شوال 1435 ہجری 15 ظہور 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 184

صرف ایک حدیث کی خاطر

ایک شخص مدینہ سے سفر کر کے حضرت ابوالدرداءؓ کے پاس دمشق پہنچا اور بتایا کہ میں نے یہ لمبا سفر صرف آپ سے روایت کردہ ایک حدیث سننے کیلئے کیا ہے۔اس پر انہوں نے وہ حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص حصول علم کی راہوں پر چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کے راستے آسان کر دیتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب العلم باب فضل الفقہ علی العبادۃ حدیث نمبر:2606)

48واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ

منعقدہ 29،30،31 اگست 2014ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار

احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہونے والے Liveپروگرام

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ **برطانیہ کا 48 واں جلسہ سالانہ مورخہ 29،31,30/اگست 2014ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار** منعقد ہو رہا ہے۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بابرکت موقع پر خطبہ جمعہ کے علاوہ چار خطابات ارشاد فرمائیں گے۔اس جلسہ کے تمام پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کئے جائیں گے۔ پاکستانی وقت کے مطابق تفصیل درج ذیل ہے۔احباب جماعت اس روحانی جلسہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔

29/اگست بروز جمعۃ المبارک

5:00 pm	خطبہ جمعہ براہ راست
8:25 pm	پرچم کشائی (لوائے احمدیت)
8:30 pm	**افتتاحی خطاب** **سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز**

30/اگست بروز ہفتہ

2:00 pm	تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ اور نظم
2:20 pm	تقریر اردو: عالمگیر بے چینی کی وجہ اور اس کا علاج مقرر: مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب۔ریسرچ سیل ربوہ
2:50 pm	تقریر اردو: تعلق باللہ کے ایمان افروز واقعات مقرر: مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ
3:20 pm	نظم
3:30 pm	تقریر انگریزی: حضرت مسیح موعود سے نصرت الٰہی کے وعدے اور ان کا ظہور مقرر: مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب صدر ہیومن رائٹس کمیٹی یو کے
4:00 pm	**سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین سے خطاب**
7:00 pm	معزز مہمانوں کے مختصر ایڈریسز
8:00 pm	تلاوت قرآن کریم۔نظم۔ **سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دوسرے روز کا خطاب**

31/اگست بروز اتوار

2:00 pm	تلاوت قرآن کریم و ترجمہ۔نظم
2:20 pm	تقریر انگریزی: 125 سالہ تاریخ احمدیت پر ایک نظر مقرر: مکرم ٹومی کاہلوں صاحب صدر پین افریقن احمدیہ......ایسوسی ایشن برطانیہ
2:50 pm	تقریر اردو: جماعت احمدیہ کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے مقرر: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن
3:20 pm	نظم
3:30 pm	تقریر اردو: عائلی زندگی کے بارہ میں دینی تعلیمات مقرر: مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن و مشنری انچارج یو۔کے
4:00 pm	تقریر انگریزی: آنحضرت ﷺ کا غیر مسلموں سے حسن سلوک مقرر: مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ
5:00 pm	**عالمی بیعت**
7:00 pm	تلاوت۔معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
8:00 pm	تلاوت مع ترجمہ، عربی قصیدہ و ترجمہ، اردو نظم، تعلیمی اعزازات کی تقسیم، احمدیہ امن انعام کا اعلان، فارسی نظم اور ترجمہ **سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب**

تحریری امتحان

داخلہ جامعہ احمدیہ 2014ء

امیدواران برائے داخلہ جامعہ احمدیہ ربوہ کا تحریری امتحان مورخہ 17/اگست 2014ء بروز اتوار ہوگا۔

1۔**ربوہ کے تمام امیدواران** مورخہ 11/12/اگست 2014ء کو وکالت تعلیم تحریک جدید سے اپنی رول نمبر سلپ برائے امتحان حاصل کر لیں۔

2۔ **بیرون از ربوہ امیدواران** مورخہ 17/اگست 2014ء بروز اتوار صبح 8 بجے اپنی رول نمبر سلپ برائے امتحان وکالت تعلیم تحریک جدید سے حاصل کریں۔

3۔تمام امیدواران میٹرک/ ایف اے کے رزلٹ کی اطلاع جلد از جلد وکالت تعلیم کو دیں اور امتحان کے وقت سند/ رزلٹ کارڈ/ سکول، کالج سرٹیفکیٹ اصل اور فوٹو کاپی ساتھ لائیں۔

فون نمبر:047-6211082
فیکس:047-6212296
(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

ضرورت سول انجینئر

نظامت جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو صدر انجمن احمدیہ کی ایک تعمیراتی سائٹ کیلئے B.Sc. سول انجینئر کی ضرورت ہے خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں معہ اسناد بعد از تصدیق صدر جماعت/ صدر حلقہ فوری طور پر نظامت جائیداد کو ارسال کر دیں۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

درخواست دعا

☆مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔آمین

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

یوم مسیح موعود اور یوم خلافت کے موقع پر حضور انور کے پیغامات سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

23 مارچ 2014ء

س: حضور انور نے یہ خطاب کب اور کہاں اور کس زبان میں ارشاد فرمایا؟

ج: آپ نے یہ خطاب 23 مارچ 2014ء کو لندن سے عربی زبان میں ارشاد فرمایا۔

س: سورۃ جمعہ کی آیت نمبر 4 کی تفسیر میں آنحضرت نے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! سورۃ جمعہ کی آیت 4 کے متعلق ایک صحابی کے بار بار کے سوال پر ہمارے آقا ومطاع حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت شفقت سے اپنے قریب بیٹھے ہوئے ایک جاں نثار جو عرب نہیں تھا بلکہ فارسی الاصل تھا اور سلمان فارسی کے نام سے مشہور تھا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرماتے ہیں کہ ”اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے تو ان میں سے ایک شخص انہیں واپس زمین پر لائے گا۔“

س: دین حق کی نشاۃ ثانیہ کا دور کب شروع ہوا؟

ج: فرمایا! دین حق کی نشاۃ ثانیہ کا دور اس صادق و مصدوق کے قول کے عین مطابق 23 مارچ 1889ء کو شروع ہوا۔

س: مسیح موعود کی تصدیق میں کون سی آسمانی نشانی ظاہر ہوئی؟

ج: فرمایا! ایک آسمانی نشان ہے اور آج تک کسی کی تصدیق کے لئے ظاہر نہیں ہوا وہ رمضان کے مہینہ میں مخصوص تاریخوں پر چاند اور سورج کا گرہن لگنا ہے۔ اس نشان کو جہاں اللہ تعالیٰ نے مشرق میں ظاہر فرمایا وہاں مغرب میں بھی ظاہر فرمایا۔ مشرق ومغرب میں اور دنیا کے ہر خطہ میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حکومت اور آپ ﷺ کی شریعت کے نفاذ کے اعلان کیلئے ظاہر ہوا تھا، دنیا کو یہ بتانے کیلئے کہ اب دنیا میں ایک ہی زندہ دین اور ایک ہی زندہ رسول ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

س: حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو کیوں مسیح موعود اور مہدی موعود کا اعزاز بخشا گیا؟

ج: فرمایا! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق اور عاشق صادق کو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق ومحبت میں فنا ہونے کی وجہ سے مسیح موعود اور مہدی موعود ہونے کا اعزاز بخشا۔

س: حضرت مسیح موعود کو اپنی جماعت سے کیا عہد لینے کا حکم دیا گیا؟

ج: حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ آج کے دن پاک بازوں کی جماعت کے قیام کا اعلان کر کے ان سے عہد بیعت لو کہ ہم محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا تمام دنیا پر لہرانے کے لئے اپنی جان مال اور وقت کو قربان کرنے سے دریغ نہیں کریں گے ہم گواہی دیتے ہیں حضرت محمد ﷺ خاتم النبیّین ہیں اور آپ کی خاتمیت اور کاملیت کی مہر دنیا کے ہر انسان کے دل پر لگا کر اسے آپ ﷺ کا غلام بنانا ہمارا کام ہے۔

س: حضور انور نے اپنے خطاب میں عرب کے رہنے والے مخلصین کو کیا ہدایت فرمائی؟

ج: فرمایا! اے عرب کے رہنے والو! وہ خوش قسمت انسانوں، جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کو مان کر اس عظیم کام کو کرنے کا عہد کیا ہے، حکمت ودانائی سے حضرت مسیح موعود کے درد کو اپنے ہم قوموں تک پہنچا کر مسیح موعود کے مددگار بنو کہ آؤ ہم سب ایک ہو کر آنحضرت ﷺ کے جھنڈے کو دنیا میں لہراتے چلے جائیں۔

س: حضرت مسیح موعود نے اہل عرب کی کیا خاص فضیلت بیان فرمائی؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ”اے میرے بھائیو! مجھے تم سے اور تمہارے وطنوں سے بے پناہ محبت ہے مجھے تمہاری راہوں کی خاک اور تمہاری گلیوں کے پتھروں سے محبت ہے اور میں تمہیں دنیا کی ہر چیز پر ترجیح دیتا ہوں۔ اے عرب کے جگر گوشو! اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو خاص طور پر بے پناہ برکات، بے شمار خوبیوں اور عظیم فضلوں کا وارث بنایا ہے۔ تمہارے ہاں خدا تعالیٰ کا وہ گھر ہے جس کی وجہ سے ام القریٰ کو برکت بخشی گئی اور تمہارے درمیان اس مبارک نبی کا روضہ ہے جس نے توحید کو دنیا کے تمام ممالک میں پھیلایا اور اللہ تعالیٰ کا جلال ظاہر کیا۔ تمہی میں سے وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے سارے دل اور ساری روح اور کامل عقل وسمجھ کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کی مدد کی اور خدا کے دین اور اس کی پاک کتاب کی اشاعت کیلئے اپنے مال اور جانیں فدا کر دیں، بے شک یہ فضائل آپ لوگوں ہی کا خاصہ ہیں اور جو آپ کی شایان شان عزت واحترام نہیں کرتا وہ یقیناً ظلم وزیادتی کا مرتکب ہوتا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 419)

س: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود نے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! اس نبی کی کیا شان ہے؟ وہ ہے محمد مصطفیٰؐ، جو برگزیدوں کا سردار، نبیوں کا فخر، ختم الرسل اور ساری دنیا کا امام ہے۔ آپ ﷺ کا احسان ہر انسان پر ثابت ہے اور آپ کی وحی نے تمام گزشتہ رموز ومعارف ونکات عالیہ کو اپنے اندر سمیٹ لیا ہے اور جو معارف حقہ اور ہدایت کے راستے معدوم ہو چکے تھے ان سب کو آپ ﷺ کے دین نے زندہ کر دیا۔ اے اللہ تو روئے زمین پر موجود پانی کے تمام قطروں اور ذرّوں اور زندوں اور مردوں اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ ظاہر یا مخفی ہے ان سب کی تعداد کے برابر آپ ﷺ پر رحمت اور سلامتی اور برکت بھیج اور ہماری طرف سے آپ کو اس قدر سلام پہنچا جس سے آسمان کناروں تک بھر جائے۔ مبارک ہے وہ قوم جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھا اور مبارک ہے وہ دل جو آپ ﷺ تک جا پہنچا اور آپ میں کھو گیا اور آپ کی محبت میں فنا ہو گیا۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 420)

س: خدا تعالیٰ کی طرف سے اقوام عرب کے بارہ میں حضرت مسیح موعود کو کیا حکم دیا گیا؟

ج: حضرت مسیح موعود نے فرمایا! ”مجھے میرے رب نے عربوں کے بارہ میں بشارت دی ہے اور الہاماً فرمایا ہے کہ میں ان کی مدد کروں اور انہیں سیدھا راستہ دکھلاؤں اور ان کے معاملات کی اصلاح کروں اور اس کام کی انجام دہی میں مجھے آپ لوگ انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب وکامران پائیں گے۔“

(حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 182)

س: حضور انور نے خطاب کے آخر پر کس خواہش کا اظہار فرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ عربوں کو اس آواز پر کان دھرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ دین حق کا روشن چہرہ پھر ایک شان سے اپنی چمک سے دنیا کو خیرہ کرنے والا بن جائے اور دنیا اپنے خدائے واحد و یگانہ کو پہچاننے لگے۔

27 مئی 2014ء

س: حضور انور نے یہ پیغام کب، کہاں اور کس موقع پر ارشاد فرمایا؟

ج: آپ نے یہ پیغام 27 مئی 2014ء کو یوم خلافت کے بابرکت موقع کی مناسبت سے MTA پر براہ راست نشر کئے جانے والے عربی پروگرام میں لندن سے ارشاد فرمایا۔

س: حضور انور نے احباب جماعت کو کس بات کی مبارک باد دی؟

ج: فرمایا! سب سے پہلے تو سب کو اس بات کی مبارک ہو کہ آج خلافت کے 106 سال پورے ہوئے۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک نشان ہے۔

س: ”رسالہ الوصیت“ میں کن دو قدرتوں کا ذکر ہوا ہے؟

ج: فرمایا! رسالہ الوصیت میں دو قدرتوں کا ذکر ہے پہلی قدرت نبوت اور دوسری قدت خلافت ہے۔

س: دوسری قدرت کو واضح کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود نے کون سی مثال بیان فرمائی؟

ج: دوسری قدرت کو مزید واضح کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود نے رسالہ الوصیت میں ہی حضرت ابوبکر کی مثال دی ہے کہ جس طرح آنحضرتؐ کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کیا جنہوں نے پھر خوف کی حالت کو امن کی حالت سے بدل دیا۔

س: جماعتی ترقیات اور خلافت کی برکت کے حوالہ سے ایک غیر مبائع کا بیان درج کریں؟

ج: غیر مبائعینِ خلافت جو علیحدہ ہو کر خلافت ثانیہ کے شروع میں لاہور چلے گئے تھے ان کی نسل میں سے ایک شخص خلافت ثالثہ میں ربوہ آیا اور ترقی اور تنظیم کو دیکھ کر بڑا حیران ہوا کہ واقعی یہ چیزیں ہمارے اندر نہیں ہیں۔ پھر خلافت رابعہ کی ہجرت کے بعد اس کو ربوہ آنے کا اتفاق ہوا، وہی نظام تھا وہی انجمن تھی وہی لوگ تھے جو کام کر رہے تھے لیکن دیکھ کر کہنے لگا کے اب مجھے اندازہ ہوا ہے کہ انجمن سے ویسا نظام نہیں چل رہا۔ جیسا کہ خلیفۂ وقت کی موجودگی میں یہاں چل رہا تھا۔ بہر حال خلیفہ وقت کی براہ راست کسی جگہ موجودگی اپنا ایک علیحدہ اثر رکھتی ہے جو کو دوسرے بھی محسوس کرتے ہیں۔

س: حضرت مسیح موعود کے مجدد ہونے کے حوالہ سے کیا بیان ہوا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود نے بڑا واضح طور پر فرمایا کہ میں مجدد الف آخر ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی اتباع میں خلافت احمدیہ ہی تجدید دین کے کام کو آگے بڑھانے والی ہے۔

س: حضور انور نے اس بات کے حق میں کیا دلائل دئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت خلافت کے ساتھ ہے؟

ج: فرمایا! دنیا میں قرآن کریم کے تراجم، اشاعت دین حق کے کام، لاکھوں انسانوں کا ہر سال حقیقی دین کے جھنڈے تلے آنا، کروڑوں انسانوں کا کامل اطاعت کا جؤا بیعت کے بعد اپنی گردنوں پر ڈالنا اور MTA کے ذریعے ہر جگہ پر ایک ہی وقت میں خلیفہ وقت کے خطبات سنا جانا، یہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کی دلیل ہے۔

س: حضور انور نے MTA کے حوالہ سے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کے ذریعہ سے یہ انعام (MTA) اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا جو ہر ملک میں جاری ہے۔ سب کی سوچوں کے دھارے تبدیل کر دیئے ہیں اور وہ سب ایک سمت چلنے والے ہیں گویا کہ جماعت احمدیہ کا مزاج اس وجہ سے ایک ہو گیا ہے۔ دنیا میں پھیلے ہوئے احمدی ایک اشارے پر اٹھتے اور بیٹھتے ہیں۔

س: اس خطاب میں عرب دنیا کی خاص طور پر کون سی ذمہ داری بیان ہوئی؟

ج: فرمایا! عرب دنیا کی خاص طور پر یہ ذمہ داری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس آخری پیغام کو سمجھیں اور خلافت کی اطاعت کریں۔

س: خطاب کے آخر پر حضور انور نے تمام عرب احمدی احباب کو کس امر کی طرف توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! آج دنیا میں پھیلے ہوئے تمام عرب احمدی اپنی ذمہ داری سمجھیں کہ خلافت احمدیہ کے ساتھ اخلاص اور وفا اور اطاعت کے تعلق بڑھاتے چلے جائیں۔

پبلشرو پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

جلسہ سالانہ کے بارہ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات

جلسہ کی غرض وغایت

یہ جماعتی جلسہ ہے کوئی میلہ نہیں ہے اور نہ اس میں میلہ سمجھ کر شمولیت ہونی چاہئے۔ اور نہ صرف میل ملاقات اور خرید وفروخت یا فیشن کا اظہار ہونا چاہئے۔

ایک دوسرے سے ملو تو مسکراتے ہوئے ملو۔ اگر کوئی رنجشیں تھیں تو ان تین دنوں میں اپنی مسکراہٹوں سے انہیں ختم کردو۔ دوسری بات یہ کہ نیکیوں کو پھیلاؤ، نیکیوں کی تلقین کرو اور بری باتوں سے روکو۔ تو یہ جلسہ کی غرض وغایت بھی ہے اس لئے جو جلسہ پر آئے ہیں وہ اِدھر اُدھر پھرنے کی بجائے جلسہ کے پروگراموں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں، اس میں بھرپور حصہ لیں۔

اس بات کا خاص اہتمام ہونا چاہئے کہ خواتین بھی، بچے بھی خاموشی سے بیٹھ کر جلسہ سنیں اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

جلسہ کی برکات

انگلستان کے احمدیوں کو چاہئے کہ ذوق وشوق کے ساتھ اس جلسہ میں شریک ہوں۔ یہ آپ کا جلسہ سالانہ ہے بغیر کسی عذر کے کوئی غیر حاضر نہ رہے۔ بعض لوگ تین دن کی بجائے صرف دو دن یا ایک دن کے لئے آجاتے ہیں اور ان کے آنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جلسہ کی برکات کے حصول کی بجائے میل ملاقات ہو۔ حالانکہ جلسہ کی برکات کو اگر مدنظر رکھا جائے تو تین دن حاضر رہنا ضروری ہے۔

جس حد تک ممکن ہو جلسہ کی تقاریر اور باقی پروگرام پوری توجہ اور خاموشی سے سنیں اور وقت کی قدر کرتے ہوئے کسی بھی صورت اسے ضائع نہ کریں۔

میزبانوں کو نصائح

ایک ہدایت ان لوگوں کے لئے ہے جو بعض دفعہ، عموماً تو یہ نہیں ہوتا، لیکن بعض دفعہ بعض مقامی لوگ مہمانوں کو لفٹ دیتے ہیں اور پیسوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ مہمان نوازی کے پیش نظر اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔

مہمان بھی اگر کہیں کوتاہی دیکھیں تو نرمی سے توجہ دلا دیں۔ کسی قسم کا غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اتنے وسیع انتظامات ہوتے ہیں۔ تھوڑی بہت کمیاں رہ جاتی ہیں وہ برداشت کرنی چاہئیں اور صرفِ نظر کرنا چاہئے۔ اور غصہ کو دبانے کا بھی ایک ثواب ہے۔

کارکنان کو ہدایات

اپنے ساتھی کارکنوں سے بھی عزت اور احترام سے پیش آئیں۔ آپس میں محبت سے سارے کام اور ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔

جو میزبان ہیں ان کا یہ فرض ہے کہ مہمان کی مہمان نوازی اسی طرح خوش خلقی سے کرتے رہیں جب تک انتظام کے تحت اس مہمان نوازی کا انتظام ہے۔ یہ نہیں کہ ادھر جلسہ ختم ہوا اور ادھر ڈیوٹی والے کارکن غائب۔ پتہ نہیں کہاں گئے۔ اور انتظامیہ پریشان ہو رہی ہو۔ تو جو بھی ڈیوٹی دیں پوری محنت اور دیانتداری سے دیں۔

اسی طرح کارکنان بھی اگر مہمان کا غصہ دیکھیں تو انتہائی نرمی سے معذرت کرکے تکلیف دور کرنے کی کوشش کریں لیکن یادرکھیں کہ مہمان سے سختی سے بات نہیں کرنی۔

بیت الذکر کے آداب

بیت میں اور بیت کے ماحول میں اس کے آداب اور تقدس کا خیال رکھیں۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں جو مارکی جلسہ کے لئے لگائی جاتی ہے اسی میں نمازیں ہوں گی۔ اس لئے اس وقت کے لئے اس کو آپ کو بیت کا ہی درجہ دینا ہوگا اور مکمل طور پر وہاں اس تقدس کا خیال رکھنا ہوگا۔

آداب نماز

جلسہ کے ایام بالخصوص ذکر الٰہی کرتے اور درود پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ نمازوں کی پابندی کریں۔ اب اتنی دور سے مہمان تشریف لائے ہیں تو اگر نمازیں بھی نہ پڑھیں اور ان کی پابندی نہ کی تو پھر فائدہ کوئی نہیں ہوگا۔ اسی طرح انتظامیہ کے لئے لنگر خانہ میں یا ایسی ڈیوٹیاں جہاں سے ہلنا ان کے لئے مشکل ہے وہاں نماز کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہئے۔ ان کے افسران کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں۔

نماز کے دوران بعض اوقات بچے رونے لگ جاتے ہیں جس سے بعض لوگوں کی نماز میں بہرحال توجہ بٹتی ہے، خراب ہوتی ہے۔ جو نماز کا تعلق تھا وہ جاتا رہتا ہے۔ تو اس صورت میں والدین کو چاہئے اگر والد کے پاس بچہ ہے یا والدہ کے پاس بچہ ہے تو وہ اس کو باہر لے جائیں۔

اگر چھوٹی عمر کے بچے ہیں تو مائیں یا اگر باپوں کے پاس ہیں تو باپ، پہلی صفوں میں بیٹھنے کی کوشش نہ کریں بلکہ پیچھے جا کر بیٹھیں تا کہ اگر ضرورت پڑے تو نکلنا بھی آسان ہو۔

موبائل فون

نمازوں کے دوران اپنے موبائل فون بھی بند رکھیں۔ بعضوں کو عادت ہوتی ہے کہ فون لے کر نمازوں پر آجاتے ہیں اور پھر جب گھنٹیاں بجنا شروع ہوتی ہیں تو نماز سے بالکل توجہ بٹ جاتی ہے۔

آداب گفتگو

فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ باہمی گفتگو میں دھیما پن اور وقار قائم رکھیں۔ تلخ گفتگو سے اجتناب کریں۔

بعض لوگ بلند آواز سے عادتاً تُو تُو مَیں مَیں کر کے باتیں کر رہے ہوتے ہیں یا ٹولیوں کی صورت میں بیٹھ کر قہقہے لگا رہے ہوتے ہیں۔ ان تین دنوں میں ان تمام چیزوں سے جس حد تک پرہیز کر سکتے ہیں کریں بلکہ مکمل طور پر پرہیز کرنے کی کوشش کریں۔ ویسے بھی یہ کوئی ایسی اچھی عادت نہیں۔

نظم وضبط

تنگ سڑکوں پر چلنے میں احتیاط اور شوروغل سے پرہیز کریں۔ باہر سے آنے والوں کے لئے خاص طور پر یہ بات یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اس ماحول میں یہ نہ سمجھیں کہ آبادی نہیں ہے۔ تھوڑی بہت آبادی تو ہوتی ہے تو بلاوجہ شوروغل نہیں ہونا چاہئے۔

نظم وضبط کا خیال رکھیں اور منتظمین جلسہ سے بھرپور تعاون کریں اور ان کی ہر طرح سے اطاعت کریں۔

صفائی

جلسہ کے دنوں میں راستوں کی صفائی کے علاوہ گراؤنڈ میں بھی اور جلسہ گاہ میں بھی بچے اور بڑے گند کردیتے ہیں تو قطع نظر اس کے کہ کس کی ڈیوٹی ہے جو بھی گند دیکھے اس کو اٹھا کر جہاں بھی کوڑا پھینکنے کے لئے ڈسٹ بن یا ڈبے وغیرہ رکھے گئے ہیں ان میں پھینکیں۔ مہمان بھی میزبان بھی دونوں ان چیزوں کا خیال رکھیں۔

صفائی کے آداب ہیں۔ ٹائلٹ میں صفائی کو ملحوظ رکھیں۔ یادرکھیں کہ صفائی بھی ایمان کا حصہ ہے۔

اس ماحول میں ظاہری صفائی کا بہت خیال رکھا جاتا ہے۔ بلاوجہ انتظامیہ کو بھی اعتراض کا موقع نہ دیں اور اپنی یادداشت میں محفوظ کرلیں کہ صفائی کو ہر صورت میں آپ نے قائم رکھنا ہے۔

خواتین کو نصائح

خواتین کے لئے ہدایت ہے کہ خواتین گھومنے پھرنے میں احتیاط اور پردہ کی رعایت رکھیں۔ تاہم جو خواتین احمدی نہیں اور پردے کی ایسی پابندی نہیں کرتی ان سے صرف پردے کی درخواست کرنا ہی کافی ہے۔ ہرگز کوئی زبردستی کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی ہونی چاہئے۔ اگر کسی وجہ سے کسی احمدی کو بھی نقاب کی دقت ہو تو پھر ایسی خواتین میک اپ میں نہیں ہونی چاہئیں۔ سادہ رہیں کیونکہ میک اپ کرنا بہرحال مناسب نہیں۔ سر ڈھانپنے کی عادت کو اچھی طرح سے رواج دیں۔ ایک ایسا ماحول پیدا ہو، خواتین کی طرف سے نظر آنا چاہئے کہ روحانی ماحول میں ہم یہ دن بسر کر رہے ہیں۔ پردہ نہ کرنے کے بہانے نہیں تلاش ہونے چاہئیں۔ اگر کوئی مجبوری ہے تو بہرحال جس حد تک حجاب ہے اس کو قائم رکھنا چاہئے اور یہ حکم بھی ہے۔

بعض دفعہ خواتین میں یہ دیکھا گیا ہے کہ عورتیں اکٹھی ہوئیں، باتیں کیں اور بس ختم اور یہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ کیا تقریریں ہوئیں اور کیا کہا گیا، کس قسم کے تربیتی پروگرام تھے۔

کھانے کے آداب

ان دنوں میں بعض دفعہ کھانے کا بہت ضیاع ہوتا ہے۔ کھانے کے آداب میں تو یہ ہے کہ جتنا پلیٹ میں ڈالیں اس کو مکمل ختم کریں۔ کوئی ضیاع نہیں ہونا چاہئے۔ بلاوجہ حرص میں آکر زیادہ ڈال لیا یا دیکھا دیکھی ڈال لیا۔ اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کریں کہ اس قسم کی کوئی حرکت نہیں ہونی چاہئے جس کا دوسروں پر برا اثر پڑ رہا ہو۔ اور یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ کھانا جو ضائع ہو رہا ہوتا ہے اکثر کارکنان کا یہ قصور نہیں ہوتا بلکہ لینے والے کا قصور ہوتا ہے۔

اتنا ہی لیں جتنا آپ ختم کرسکیں۔ لیکن کارکنان کے لئے بہرحال یہ ہدایت ہے کہ اگر کوئی مطالبہ کرتا ہے کہ مزید دو اور زیادہ لے لیتا ہے تو اسے نرمی سے سمجھائیں۔ سختی سے کسی مہمان کو بھی انکار نہیں کرنا اور نہ یہ کسی کارکن کا حق ہے۔ پیار سے کہہ سکتے ہیں کہ ختم ہو جائے تو دوبارہ آکر لے لیں۔

کھانا جہاں آپ کھا رہے ہوں وہ جگہوں پر بعض لوگ کھانا کھا کر خالی برتنوں کو وہیں رکھ جاتے ہیں اور ڈسٹ بن میں نہیں ڈالتے۔ اور یہ معمولی سی بات ہے۔ ایک تو کارکنان کا کام بڑھ جاتا ہے۔ اس عرصہ میں وہ کوئی اور کام کر سکتے ہیں۔ دوسرے گندگی پھیلتی ہے۔

بازار کے متعلق ہدایات

ایک ضروری ہدایت یہ ہے کہ بازار جلسہ کے دوران بند رہیں گے۔ مہمان بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ بلاوجہ جن لوگوں نے دکانیں بنائی ہوئی ہیں

یا سٹال لگائے ہیں ان کو مجبور نہ کریں کہ اس دوران دکانیں کھولیں یا آپ وہاں بیٹھے رہیں۔

ٹریفک

گاڑیاں پارک کرتے وقت خیال رکھیں کہ وہ لوگوں کے گھروں کے سامنے یا ممنوعہ جگہوں پر پارک نہ ہوں۔

ٹریفک کے قواعد کو ملحوظ رکھیں اور جلسہ گاہ میں شعبہ پارکنگ کے منتظمین سے مکمل تعاون کریں۔

اگر تھکے ہوئے ہیں یا بے آرامی ہے کسی بھی صورت میں آرام کئے بغیر سفر شروع نہ کریں۔

حفاظت

حفاظتی نقطہ نگاہ سے نگرانی کرنا ایک بہت اہم چیز ہے اپنے ماحول پر گہری نظر رکھنا ہر ایک کا فرض ہے کہ اگر اجنبی آدمی ہو تو متعلقہ شعبہ کو اس کی اطلاع کر دیں۔ خود کسی سے بھی چھیڑ چھاڑ نہیں کرنی چاہئے۔

اس کا سب سے بہترین طریقہ یہی ہے کہ ہر آدمی زیادہ دور تک نظر تو نہیں رکھ سکتا۔ مگر اپنے دائیں بائیں اپنے ساتھیوں پر بہر حال نظر رکھیں جن کو آپ جانتے نہ ہوں۔ تو یہی بہت بڑی سیکیورٹی ہے جماعت احمدیہ کی۔

جلسہ گاہ کی حدود میں داخلہ سے قبل متعلقہ حفاظتی عملہ کے سامنے خود ہی چیکنگ کے لئے پیش ہو جایا کریں۔

ہر وقت شناختی کارڈ لگا کر رکھیں۔ اور اگر کوئی اس کے بغیر نظر آئے تو اس کو بھی نرمی سے توجہ دلا دیں۔

قیمتی اشیاء اور نقدی وغیرہ کی حفاظت کا خاص خیال رکھیں۔ اور یہ آپ کی اپنی ذمہ داری ہے انتظامیہ ہرگز اس کی ذمہ داری نہیں لے گی۔

ویزا کے بارے ہدایات

یو کے میں قیام کے دوران دوسرے ملکی قوانین کی بھی پوری پاسداری کریں، پوری پابندی کریں اور بالخصوص ویزا کی میعاد ختم ہونے سے پہلے پہلے ضرور واپس تشریف لے جائیں۔ اور جو دوست جلسہ سالانہ کی نیت سے ویزا لے کر یہاں آئے ہیں انہیں بہر حال اس کی بہت سختی سے پابندی کرنی ہوگی۔

دعا

سب سے اہم دعا ہے۔ دعاؤں پر زور دیں۔ جلسہ پر آتے بھی اور جاتے بھی۔ دعاؤں سے سفر شروع کریں اور سفر کے دوران بھی دعائیں کرتے رہیں۔

(بحوالہ خطبہ جمعہ، فرمودہ 18 جولائی 2003ء، الفضل انٹرنیشنل 12 ستمبر 2003ء)

تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود سے چند روح پرور نکات

سورۃ فاتحہ کے نام، خصوصیات، برکات اور خوبصورت تمثیلات

مرتبہ: محترم راجہ منیر احمد خان صاحب

(قسط دوم آخر)

امّہات الصفات

''سورۃ فاتحہ میں اُس خدا کا نقشہ دکھایا گیا ہے جو قرآن شریف منوانا چاہتا ہے اور جس کو وہ دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے چنانچہ اُس کی چار صفات کو ترتیب وار بیان کیا ہے جو امہات الصفات کہلاتی ہیں۔ جیسے سورۃ فاتحہ ام الکتاب ہے ویسے ہی جو صفات اللہ تعالیٰ کی اس میں بیان کی گئی ہیں وہ بھی ام الصفات ہی ہیں اور وہ یہ ہیں ربّ العالمین۔ الرَّحمٰن۔ الرحیم۔ مالك یوم الدین ان صفات اربعہ پر غور کرنے سے خدا تعالیٰ کا چہرہ گویا نظر آ جاتا ہے۔''

(صفحہ 111)

اللہ تعالیٰ غائب سے ظاہر

''خوب یاد رکھو کہ یہ امہات الصفات روحانی طور پر خدا نما تصویر ہیں۔ ان پر غور کرتے ہی معاً خدا سامنے ہو جاتا ہے اور روح ایک لذت کے ساتھ اُچھل کر اُس کے سامنے سربسجود ہو جاتی ہے۔ چنانچہ الحمد للہ سے جو شروع کیا گیا تھا تو غائب کی صورت میں ذکر کیا ہے لیکن ان صفات اربعہ کے بیان کے بعد معاً صورت بیان تبدیل ہو گئی ہے کیونکہ ان صفات نے خدا کو سامنے حاضر کر دیا ہے اس لیے حق تھا اور فصاحت کا تقاضہ تھا کہ اب غائب نہ رہے بلکہ حاضر کی صورت اختیار کی جاوے پس اس دائرہ کی تکمیل کے تقاضا نے مخاطب کی طرف منہ پھیرا اور اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن کہا۔''

(صفحہ 112)

صفاتِ اربعہ کے بارہ میں کشفی نکتہ

''یہاں ایک کشفی نکتہ ہے جو پہلے کبھی نہیں سُنا گیا۔ پس کان لگا کر اطمینان سے سنو اور وہ نکتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں اپنی ذات کے لیے چار صفات کو محض اس لیے اختیار کیا ہے تا وہ اس دنیا میں ہی انسان کو (یعنی دنیا کی) موت سے پہلے ان صفات کا نمونہ دکھائے۔ پس اُس نے اپنے کلام لَہُ الۡحَمۡدُ فِی الۡاُوۡلٰی وَ الۡاٰخِرَۃ میں اشارہ فرمایا کہ یہ نمونہ آغاز (-) میں بھی عطاء کیا جائے گا اور پھر (-) کی خواری کے بعد اس کے آخری لوگوں کو بھی (عطا کیا جائے گا) اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ (قرآن میں) فرمایا ہے اور وہ بات کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ سچا ہے ثُلَّۃٌ مِّن ......۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہدایت، مدد اور نصرت کے زمانہ کو ہمارے نبی کریم ﷺ کے زمانہ پر اور اس آخری زمانہ پر جو اس (-) کے مسیح کا زمانہ ہے تقسیم کر دیا ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَ اٰخَرِیۡنَ ...... اس میں مسیح موعود، اس کی جماعت اور ان کے تابعین کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ پس قرآن کریم کی نصوص بیّنہ سے ثابت ہوا کہ یہ صفات ہمارے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں بھی ظاہر ہوئیں پھر آخری زمانہ میں بھی ظاہر ہونگی۔''

(صفحہ 164)

پہلا فرض صفات اربعہ اپنے اندر پیدا کرنا ہے

''جو شخص عام (-) میں سے ہماری جماعت میں داخل ہو جائے اس کا پہلا فرض یہی ہے کہ جیسا کہ وہ قرآن شریف کے سورۃ فاتحہ میں پنجوقت اپنی نماز میں یہ اقرار کرتا ہے کہ خدا رب العالمین ہے اور خدا رحمان ہے اور خدا رحیم ہے اور خدا ٹھیک ٹھیک انصاف کرنے والا ہے یہی چاروں صفتیں اپنے اندر بھی قائم کرے ورنہ وہ اس دعا میں کہ اسی سورۃ میں پنج وقت اپنی نماز میں کہتا ہے کہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ یعنی اے ان چار صفتوں والے اللہ میں تیرا ہی پرستار ہوں اور تو ہی مجھے پسند آیا ہے سراسر جھوٹا ہے۔''

(صفحہ 186)

اِیَّاکَ نعبُدُ کا پہلے آنا

''اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ ......۔ تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تجھ سے ہی امداد چاہتے ہیں۔ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن پر اِیَّاکَ نَعۡبُدُك و تقدم اس لئے ہے کہ انسان دعا کے وقت تمام قویٰ سے کام لے کر خدا تعالیٰ کی طرف آتا ہے یہ ایک بے ادبی اور گستاخی ہے کہ قویٰ سے کام نہ لے کر اور قانون قدرت کے قواعد سے کام نہ لے کر آوے۔ مثلاً کسان اگر تخم ریزی کرنے سے پہلے ہی یہ دعا کرے کہ الٰہی اس کھیت کو ہرا بھرا کر! اور پھل پھول لا۔ تو یہ شوخی اور ٹھٹھا ہے۔ اسی کو خدا کا امتحان اور آزمائش کہتے ہیں جس سے منع کیا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ خدا کو مت آزماؤ جیسا کہ مسیح کے مائدہ مانگنے کے قصّہ میں اس امر کو بوضاحت بیان کیا ہے۔ اس پر غور کرو اور سوچو! یہ سچی بات ہے جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدائے تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ اس لیے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے۔ اور یہی معنٰی اس دعا کے ہیں پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد۔ اعمال میں نظر کرے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے۔ وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے وہ لوگ اس مقام پر ذرا خاص غور کریں جو کہتے ہیں کہ جب دعا ہوئی تو اسباب کی کیا ضرورت ہے۔ وہ نادان سوچیں کہ دعا بجائے خود ایک مخفی سبب ہے جو دوسرے اسباب کو پیدا کر دیتا ہے اور اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کا تقدم اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن پر جو کلمہ دعائیہ ہے۔ اس امر کی خاص تشریح کر رہا ہے۔''

(صفحہ 188)

انسانی زندگی کا مقصد

''اس سورۃ میں جس کا نام خاتم الکتاب اور ام الکتاب بھی ہے صاف طور پر بتا دیا ہے کہ انسانی زندگی کا کیا مقصد ہے اور اس کے حصول کی کیا راہ ہے؟

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ گویا انسانی فطرت کا اصل تقاضا اور منشاء ہے اور اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن کے بغیر پورا نہیں ہوتا ہے لیکن اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کو اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن پر مقدم کر کے یہ بتایا ہے کہ پہلے ضروری ہے کہ جہاں تک انسان کی اپنی طاقت، ہمت اور سمجھ میں ہو خدا تعالیٰ کی رضامندی کی راہوں کے اختیار کرنے میں سعی اور مجاہدہ کرے اور خدا تعالیٰ کی عطا کردہ قوتوں سے پورا کام لے اور اس کے بعد پھر خدا تعالیٰ سے اس کی تکمیل اور نتیجہ خیز ہونے کے لیے دعا کرے۔''

(صفحہ 194)

گناہ سے بچاؤ کی دعا

''اللہ تعالیٰ کے گناہ سے بچنے کے لیے یہ آیت ہے۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن جو لوگ

اپنے رب کے آگے انکسار سے دعا کرتے رہتے ہیں کہ شاید کوئی عاجزی منظور ہو جائے تو ان کا اللہ تعالیٰ خود مددگار ہو جاتا ہے۔'' (صفحہ 197)

نماز میں لذت پیدا کرنے کی دعا

''بعض لوگ کہتے ہیں کہ نماز میں لذت نہیں آتی مگر میں بتلاتا ہوں کہ بار بار پڑھے اور کثرت کے ساتھ پڑھے تقویٰ کے ابتدائی درجہ میں قبض شروع ہو جاتی ہے۔ اس وقت یہ کرنا چاہیے کہ خدا کے پاس اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ ...... کا تکرار کیا جائے۔ شیطان کشفی حالت میں چور یا قزاق دکھایا جاتا ہے اس کا استغاثہ جناب الٰہی میں کرے کہ یہ قزاق لگا ہوا ہے تیرے ہی دامن کو پنجہ مارتے ہیں۔ جو اس استغاثہ میں لگ جاتے ہیں اور تھکتے ہی نہیں وہ ایک قوت اور طاقت پاتے ہیں جس سے شیطان ہلاک ہو جاتا ہے۔ مگر اس قوت کے حصول اور استغاثہ کے پیش کرنے کے واسطے ایک صدق اور سوز کی ضرورت ہے اور یہ چور کے تصور سے پیدا ہوگا جو ساتھ لگا ہوا ہے وہ گویا ننگا کرنا چاہتا ہے اور آدم والا ابتلا لانا چاہتا ہے اس تصور سے روح چلّا کر بول اُٹھے گی اِیَّاکَ نَعۡبُدُ ......'' (صفحہ 208)

اِھۡدِنَا ...... کے معنی

''صراط لغت عرب میں ایسی راہ کو کہتے ہیں جو سیدھی ہو یعنی تمام اجزاء اس کے وضع استقامت پر واقع ہوں اور ایک دوسرے کی نسبت عین مَحَاذَات پر ہوں۔''

''کہتے ہیں کہ صاحب دل اور روشن ضمیر لوگوں کے نزدیک طریق (راستہ) کو اس وقت تک صِرَاط کا نام نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ وہ اُمورِ دین میں سے پانچ امور پر مشتمل نہ ہو اور وہ یہ ہیں: (1) استقامت (2) یقینی طور پر مقصود تک پہنچانا (3) اُس کا نزدیک ترین (راہ) ہونا (4) گزرنے والوں کے لیے اس کا وسیع ہونا اور (5) سالکوں کی نگاہ میں مقصود تک پہنچنے کے لیے اس راستہ کا متعین کیا جانا۔

اور صِرَاط کا لفظ کبھی تو خدا تعالیٰ کی طرف مُضاف کیا جاتا ہے کیونکہ وہ اُس کی شریعت ہے اور وہ چلنے والوں کے لیے ہموار راستہ ہے۔ اور کبھی اسے بندوں کی طرف مضاف کی جاتا ہے کیونکہ وہ اس پر چلنے والے اور گزرنے والے اور اسے عبور کرنے والے ہیں۔'' (صفحہ 217)

اِھۡدِنَا ...... اور آیت استخلاف

''پس اللہ تعالیٰ جس نے ہم سب کو نماز پڑھتے وقت اور صبح کے وقت اور شام کے وقت اِھۡدِنَا ...... کی دعا مانگنے کا حکم دیا ہے اور یہ کہ منعم علیہ گروہ یعنی نبیوں اور رسولوں کا راستہ طلب کرتے رہیں۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ اُس نے شروع سے ہی مقدّر کر رکھا ہے کہ بعض نیک لوگوں کو نبیوں کے نقشِ قدم پر اس ...... میں مبعوث کرتا رہے گا اور انہیں اُسی طرح خلیفہ بنا دے گا جیسا کہ اُس نے اس سے پہلے بنی اسرائیل سے خلفاء بنائے تھے اور یقیناً یہی (بات) حق ہے۔ پس تو فضول جھگڑے اور قیل وقال چھوڑ دے اور اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ تھا کہ اس امت میں مختلف کمالات اور گوناگوں اخلاق جمع کر دے پس اللہ کی اس قدیم سنت نے تقاضا کیا کہ وہ یہ دعا سکھائے اور پھر اس کے بعد جو چاہے وہ کر دکھائے۔ قرآن کریم میں اس امت کا نام خیر الامم (یعنی بہترین امت) رکھا گیا ہے اور خیر اُسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جبکہ عمل، ایمان، علم اور عرفان میں اضافہ ہو اور خدائے رحمان کی خوشنودی طلب کی جائے۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں سے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں اپنے فضل اور عنایت سے اسی دنیا میں ضرور خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے ان سے قبل نیکوکاروں اور متقیوں کو خلیفہ بنایا تھا۔ پس قرآن کریم سے ثابت ہو گیا کہ (-) میں روز قیامت تک خلفاء آتے رہیں گے اور یہ کہ آسمان سے کوئی نہیں آئے گا بلکہ یہ سب لوگ اس (-) سے مبعوث کیے جائیں گے ...... اللہ تعالیٰ نے مِنۡکُمۡ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ مِن بنی اسرائیل نہیں کہا۔ اگر تم حق کے طالب اور دلیل کے خواہشمند ہو تو تمہیں اتنا بیان ہی کافی ہے۔ اے مسکین انسان قرآن پڑھ اور مغروروں کی طرح اکڑ کر نہ چل اور خدا کے نور سے دور مت ہو تا سورۃ فاتحہ اور سورۃ نور بارگاہِ ایزدی میں تیری شکایت نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سے ڈر میں پھر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈر اور سورۃ نور اور سورۃ فاتحہ کی آیات کا اولین منکر نہ بن تا کہ یہ تیرے خلاف بارگاہ ایزدی میں دو گواہ بن کر کھڑے نہ ہوں ......'' (صفحہ 223)

دعا نماز کا مدار ہے

''پس خلاصہ یہ ہے کہ اِھۡدِنَا ...... کی دعا انسان کو ہر کجی سے نجات دیتی ہے اور اُس پر دین قویم کو واضح کرتی ہے اور اُس کو ویران گھر سے نکال کر پھلوں اور خوشبوؤں بھرے باغات میں لے جاتی ہے اور جو شخص بھی اس دعا میں زیادہ آہ وزاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو خیر و برکت میں بڑھاتا ہے دعا سے ہی نبیوں نے خدائے رحمان کی محبت حاصل کی اور اپنے آخری وقت تک ایک لحظہ کے لیے بھی دعا کو نہ چھوڑا اور کسی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اس دعا سے لاپرواہ ہو، یا اس مقصد سے مُنہ پھیر لے خواہ وہ نبی ہو یا رسولوں میں سے کیونکہ رُشد و ہدایت کے مراتب کبھی ختم نہیں ہوتے بلکہ وہ بے انتہاء ہیں اور عقل و دانش کی نگاہیں ان تک نہیں پہنچ سکتیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ دُعا سکھائی اور اسے نماز کا مدار ٹھہرایا تا لوگ اس کی ہدایت سے فائدہ اٹھائیں۔'' (صفحہ 233)

''خدا فرماتا ہے غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ ...... یعنی اے (-) تم خدا سے دعا مانگتے رہو کہ یا الٰہی ہمیں ان لوگوں میں نہ بنانا جن پر اس دنیا میں ہی تیرا غضب نازل ہوا ہے اور نہ ہی اُن لوگوں کا راستہ دکھانا جو کہ راہِ راست سے گمراہ ہو گئے ہیں۔''

(صفحہ 295)

''سورۃ فاتحہ میں خدا نے (-) کو یہ دعا سکھلائی۔ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ ...... اس جگہ احادیث صحیحہ کے رو سے بکمال تواتر یہ ثابت ہو چکا ہے کہ الۡمَغۡضُوۡبِ ...... سے مراد بدکار اور فاسق یہودی ہیں جنہوں نے حضرت مسیح کو کافر قرار دیا اور قتل کے درپے رہے اور اُس کی سخت توہین و تحقیر کی اور جن پر حضرت عیسیٰؑ نے لعنت بھیجی جیسا کہ قرآن شریف میں مذکور ہے اور الضَّالِیۡن سے مراد عیسائیوں کا وہ گمراہ فرقہ ہے جنہوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا سمجھ لیا اور تثلیث کے قائل ہوئے اور خون مسیح پر نجات کا حَصر رکھا اور ان کو زندہ خدا کے عرش پر بٹھا دیا۔ اب اس دعا کا مطلب یہ ہے کہ خدایا ایسا فضل کر کہ ہم نہ تو وہ یہودی بن جائیں جنہوں نے مسیح کو کافر قرار دیا تھا اور اُن کے قتل کے درپے ہوئے تھے اور نہ ہم مسیح کو خدا قرار دیں اور تثلیث کے قائل ہوں۔

(صفحہ 295)

سورۃ فاتحہ کا ضالین کے لفظ پر اختتام

''ضالین پر اس سورۃ کو ختم کیا ہے یعنی ساتویں آیت پر جو ضالین کے لفظ پر ختم ہوتی ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ضالین پر قیامت آئے گی۔ یہ سورۃ درحقیقت بڑے دقائق اور حقائق کی جامع ہے جیسا کہ ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں اور اس سورۃ کی یہ دعا کہ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ ...... یہ صاف اشارہ کر رہی ہے کہ اس (-) کے لیے ایک آنے والے گروہ مَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ کے ظہور سے اور دوسرے گروہ ضالین کے غلبہ کے زمانہ میں ایک سخت ابتلا درپیش ہے جس سے بچنے کے لیے پانچ وقت دعا کرنی چاہیے اور یہ دعا سورہ فاتحہ کی اس طور پر سکھائی گئی کہ پہلے **الحمد للّٰہ** سے **مالک یوم الدین** تک خدا کے محامد اور صفات جمالیہ اور جلالیہ ظاہر فرمائے گئے تا دِل بول اٹھے کہ وہی معبود ہے چنانچہ انسانی فطرت نے ان پاک صفات کا دلدادہ ہو کر اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کا اقرار کیا اور پھر اپنی کمزوری کو دیکھا تو اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن کہنا پڑا اور پھر خدا سے مدد پا کر یہ دعا کی جو جمیع اقسام شر سے بچنے کے لیے اور جمیع اقسام خیر کو جمع کرنے کے لئے کافی ووافی ہے۔

(صفحہ 315)

بقیہ از صفحہ 6 محترم ڈاکٹر عبد المنان صدیقی صاحب

بلکہ یہ بھی کہا کہ آپ میری زمین پر میرے مہمان ہوں گے۔ جب ہمارا سائیکل سفر کا وفد محترم ڈاکٹر صاحب کی زمین پر پہنچا تو ہم نے دیکھا کہ وہاں ہماری مہمان نوازی کا بہترین انتظام تھا۔ چارپائیاں بچھی ہوئی تھیں۔ ہم صبح کے وقت بعد نماز فجر گئے تھے۔ محترم ڈاکٹر صاحب کی طرف سے ناشتہ کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ محترم ڈاکٹر صاحب خود بھی شامل ہوئے اور بہت زیادہ خوش نظر آرہے تھے۔

خاکسار لمبے عرصہ سے سیکرٹری وقف نو ضلع و مقامی ہے۔ واقفین نو کے وفود زیارت مرکز کے لئے اور دیگر پروگراموں کے سلسلہ میں جب مرکز جاتے تو محترم ڈاکٹر صاحب دعا کر کے وفود کو روانہ کرتے، امیر قافلہ کو نقد رقم دیتے کہ دوران سفر واقفین نو کو کھلانا پلانا دوران سفر بھی حال احوال پوچھتے رہتے۔ فون پر رابطہ رکھتے۔ دعوت الی اللہ کا شوق انتہا درجے کا تھا۔ علاقہ کے تمام صاحب حیثیت لوگوں سے مضبوط رابطہ رکھتے۔ باقاعدگی سے وفود مرکز بھیجتے اکثر خود بھی وفود میں شامل ہوتے۔ واپسی پر وفود کے شاملین کی دعوت کرتے۔ احباب جماعت کو بھی بلاتے اور مہمانوں کی زبانی جماعت کے بارہ میں ان کے تاثرات سنتے۔

جماعتی انتظامی معاملات کا جائزہ بھی محترم امیر صاحب بڑی گہرائی سے لیا کرتے تھے۔ اکثر فرماتے کہ ہر عہدیدار اپنا نائب تیار کرے تا کہ کام کرنے والی نئی کھیپ تیار ہو اور کبھی بھی کسی بھی وقت کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ ہو۔ نمایاں کام کرنے والے کو بہت سراہتے۔ عاملہ خدام، اطفال، انصار، لجنات وغیرہ کی اچھی کارکردگی پر ان کی دعوت کرتے اور ان کے کام کو خوب سراہتے۔

بیت بلال ایک پرانا مکان خرید کر بنائی گئی تھی۔ جب پرانی عمارت کو گرا کر نئی عمارت بنانے کا مرحلہ آیا تو پرانی عمارت کے گرانے کا کام وقار عمل کے ذریعہ کیا گیا۔ ہم نے دیکھا کہ محترم امیر صاحب ملبہ گرانے اور اٹھانے میں خدام واطفال کے ساتھ شامل ہیں۔ بیت بلال کے باہر مین روڈ کی طرف بلدیہ کی طرف سے گرین بیلٹ کے طور پر کچھ قطعہ زمین چھوڑا گیا تھا جو کہ ویران پڑا ہوا تھا۔ محترم امیر صاحب نے خصوصی دلچسپی لے کر اور کثیر رقم خرچ کر کے وہاں پر پھول پودے اور گھاس لگوائی جس کی وجہ سے بیت کا فرنٹ کا منظر بڑا خوبصورت ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کو غریق رحمت فرمائے اور آپ کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین

☆............☆............☆

مکرم نسیم اقبال گوندل صاحب

محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کی دلکش یادیں

محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب انتہائی بہادر، دیندار، ایماندار، ہمدرد، خوش مزاج، پُر بہار شخصیت کے مالک، بااخلاق، جماعت کے فدائی اور بہترین معالج تھے۔ انتہائی غریب پرور تھے۔ پاکستان میں ایم بی بی ایس کرنے کے بعد مزید تعلیم کے لئے امریکہ چلے گئے تھے۔ دل کے سپیشلسٹ تھے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد امریکہ میں ہی جاب شروع کر دی تھی۔ آپ کے والد محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب جنہوں نے ساری عمر میرپورخاص میں اپنی خدمات انجام دیں کی ہدایت پر میرپورخاص آکر عوام کی اور جماعت کی خدمت شروع کردی۔ شروع میں دو مقامات پر کلینک کی پریکٹس شروع کی۔ صبح کے وقت فضل عمر میڈیکل سنٹر میں جہاں پر ان کے والد محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب پریکٹس کرتے تھے اور شام کو اپنے گھر واقع سیٹلائٹ ٹاؤن میں۔ چند ہی مہینوں میں فضل عمر میڈیکل سنٹر میں اتنا کام بڑھ گیا کہ گھر والے کلینک کو بند کرنا پڑا۔ کام اتنا زیادہ تھا کہ رات کو دیر سے گھر آتے۔

باوجود اس کے کہ کام بہت زیادہ تھا اور جماعتی ذمہ داریاں بھی تھیں۔ ابتدائی دنوں میں قائد ضلع بنے۔ پھر امیر مقامی اور امیر ضلع بھی، رات کو جس وقت بھی گھر پہنچتے سب سے پہلے جماعتی دفتر جاتے۔ تمام جماعتی امور نبٹاتے، کھانا وغیرہ کھاتے اور رات کو ایک دو بجے سوتے اور باقاعدگی کے ساتھ نماز فجر میں بھی موجود ہوتے۔

ہر اتوار کو نماز فجر کے بعد مشاورتی کمیٹی کی میٹنگ لیتے۔ دعوت الی اللہ اور تربیت نومبائعین کا جائزہ لیتے۔ دیگر جماعتی امور بھی زیر بحث آتے اور اراکین کو ضروری ہدایات دیتے۔ جماعتی ضلعی دورے تواتر سے کرتے۔ فجر کی نماز دورہ کے دوران ہمیشہ ضلع کی کسی بیت الذکر میں ادا کرتے۔ جان، مال، عزت اور وقت کی قربانی کرنے کی عملی مثال تھے۔ بھرا ہسپتال چھوڑ کر مرکزی میٹنگز میں بلاناغہ شامل ہوتے۔ ہر سال باقاعدگی سے جلسہ سالانہ لندن جاتے اور واپس آکر وہاں کی باتیں بڑے مزے لے لے کر افراد جماعت کو بتاتے۔

ایسے خوش اخلاق تھے کہ کم ہی ڈاکٹر ہوں گے جو کہ مریض کا آدھا علاج اپنے اخلاق اور خوش مزاجی سے ہی کر دیں۔ تمام افراد جماعت سے بے تحاشا پیار کرتے تھے۔ بچے، جوان، بوڑھے، نومبائعین ہر کوئی یہی سمجھتا تھا کہ ڈاکٹر صاحب مجھے بہت پیار کرتے ہیں۔ عیدین پر عید کی نماز پر تمام آنے والوں کو عیدی دیتے جو کہ پچاس روپے سے کم تو کسی صورت نہیں ہوتی تھی۔ ہم عاملہ کے اراکین بھی آپ سے عیدی لینے میں خوشی محسوس کرتے تھے۔

محترم ڈاکٹر صاحب کا اعلان تھا کہ میرا فون چوبیس گھنٹے کھلا ہے کسی کو کوئی پریشانی ہو تو میرے ساتھ رابطہ کر سکتا ہے۔ ایک دفعہ کسی فرد جماعت نے ایک مریض کے لئے جو کہ ہسپتال میں داخل تھا۔ ڈاکٹر صاحب کو فون کیا۔ ڈاکٹر صاحب اس وقت کسی ایمرجنسی میں تھے جس وجہ سے فون اٹینڈ نہ کر سکے۔ فون کرنے والا میرا رشتہ دار تھا اس نے میرے ساتھ بڑی خفگی کا اظہار کیا کہ ڈاکٹر صاحب نے میرا فون اٹینڈ نہیں کیا۔ اگلے دن نماز فجر پر خاکسار نے ڈاکٹر صاحب سے اس کا ذکر کیا۔ میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب پریشان ہو گئے۔ کہنے لگے ان کو بلا کر لاؤ۔ لہٰذا خاکسار ان کو لے آیا۔ ہم نے دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب اپنے گھر نہیں گئے بلکہ لان میں ٹہل رہے ہیں اور پریشانی کی حالت میں ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔ جب ہم پہنچے تو آپ نے میرے رشتہ دار سے فون اٹینڈ نہ کرنے کی معذرت کی۔ جس سے معذرت کی اس کی حالت دیدنی تھی۔ وہ رو رہا تھا اور کہہ رہا تھا ڈاکٹر صاحب کہاں آپ اور کہاں میں اور آپ مجھ سے معذرت کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا ہاں! یہ میرا فرض ہے۔

خاکسار کو ایک لمبا عرصہ ان کی عاملہ میں کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ میڈیکل کیمپ آپ بہت زیادہ لگایا کرتے تھے۔

ڈاکٹر صاحب جب میرپورخاص آئے تو آتے ہی فوراً آپ کا ہسپتال بڑی تیز سے ترقی کرنے لگا۔ ایک دن خاکسار اور ڈاکٹر صاحب اکٹھے سفر کر رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کہنے لگے نسیم صاحب میری کیا حیثیت ہے۔ میرے جیسے ڈاکٹر تو گلیوں میں بیٹھے ہیں ان کو کوئی پوچھتا تک نہیں۔ یہ تو محض جماعت کی اور خلفاء کی دعاؤں کی برکتیں ہیں۔ سیر و تفریح کے بڑے شوقین تھے۔ ہر سال مجلس انصاراللہ کی طرف سے جمڑاؤ نہر پر پکنک ہوتی۔ جس میں آپ ہر لحاظ سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ عام لوگوں کی طرح پکنک میں شامل ہوتے۔ نہر میں نہاتے اور خوب لطف اندوز ہوتے۔ ضلع کی میٹنگز مقامات بدل بدل کر کرتے۔ کبھی میرپورخاص کبھی نصرت آباد، کبھی مٹھی اور کبھی نگرپارکر جو کہ میرپورخاص سے تقریباً تین سو کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مون سون کا موسم تھا۔ بارش کے باعث تھر کا علاقہ بڑا سرسبز ہو جاتا ہے۔ لوگ دور دور سے سیر و تفریح کے لئے جاتے ہیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے بحیثیت امیر ضلع میرپورخاص و تھر نگرپارکر میں میٹنگ رکھی۔ کہنے لگے کہ سیر و تفریح بھی ہو جائے گی اور میٹنگ بھی۔ میٹنگ میں شمولیت کے لئے تقریباً 30 لوگوں کا قافلہ نگرپارکر کے لئے روانہ ہوا۔ دوپہر کے کھانے کا مٹھی میں انتظام کیا گیا تھا۔ مغرب کے وقت ہم نگرپارکر مشن ہاؤس پہنچے۔ جہاں پر رہائش کا بہترین انتظام کیا گیا تھا۔ رات کو میٹنگ ہوئی۔ اگلے دن سیر و تفریح ہوئی۔ دوپہر کا کھانا کھا کر واپسی ہوئی۔ رات کو ہم جب ایک شہر جھڈو پہنچے تو محترم ڈاکٹر صاحب نے قافلہ کو ایک ہوٹل پر روکا اور کہا کہ جو کوئی جو کچھ کھانا چاہے کھا لے۔ سب نے اپنی اپنی پسند کا کھانا کھایا اور بل محترم ڈاکٹر صاحب نے ادا کیا۔

ایک جماعت گوٹھ احمدیہ جو کہ پتھورو ضلع عمرکوٹ میں واقع ہے۔ جہاں پر بجلی نہیں تھی۔ چاروں اطراف کے گاؤں، گوٹھوں میں بجلی تھی۔ گوٹھ احمدیہ کے لوگوں کو محض اس وجہ سے بجلی نہیں مل رہی تھی کہ اس کے رہائشی احمدی ہیں۔ ایک دن ڈاکٹر صاحب جماعتی دورہ پر اس گاؤں کے قریب سے گزر رہے تھے۔ اس گاؤں کے صدر جماعت بھی ساتھ تھے۔ ان سے کہا پتہ کرو گاؤں میں لائٹ لگنے پر کتنا خرچہ آئے گا۔ پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ کم از کم ساٹھ ہزار روپے کا خرچہ ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے فرمایا لگوالو۔ تمام خرچ محترم ڈاکٹر صاحب نے کیا۔

بڑے باریک بین تھے۔ ہمارے ایک دوست ہیں مبشر احمد کھوسو صاحب۔ ان کے ساتھ ہسپتال جا رہے تھے۔ راستے میں کہنے لگے ایک مریض آپ کے گاؤں کا ہے۔ میں نے اسے چھٹی دے دی ہے لیکن وہ گیا نہیں۔ مجھے لگتا ہے اس کے پاس گاؤں (نوکوٹ) کا کرایہ نہیں ہے۔ اسے کرایہ دے دو پھر مجھ سے لے لینا۔ ہسپتال پہنچے تو مریض گیٹ کے باہر ہی بیٹھا تھا۔ مبشر صاحب نے مریض سے حال احوال کیا تو پتہ چلا کہ واقعی اس کے پاس کرایہ نہ تھا۔ جو کہ اسے ادا کر دیا گیا اور وہ اپنے گھر چلا گیا۔ اکثر خاکسار کو بڑی حیرانگی ہوتی کہ ہر وقت (ایئر کنڈیشنڈ) میں رہنے والا بندہ جب علاقہ کے دور دراز علاقوں میں میڈیکل کیمپ لگاتا تو گھنٹوں شدید گرمی میں پسینے میں شرابور لوگوں کی خدمت کر رہا ہوتا۔ کسی احمدی دوست نے کیا خوب کہا تھا کہ ڈاکٹر صاحب ہمیں بیمار ہونے کا تو ڈر ہی نہیں ہوتا۔ محترم ڈاکٹر صاحب افراد جماعت کے لئے تو چلتا پھرتا کلینک تھے۔ لوگ بلاجھجک جہاں ملتے اپنی بیماری کا بتاتے، ڈاکٹر صاحب اسی وقت معائنہ کرتے اور جہاں جیسا بھی کاغذ میسر آتا اس پر دوائی تجویز کر دیتے۔ مرض زیادہ پیچیدہ ہوتا تو ہسپتال بلا لیتے اور بلامعاوضہ تفصیلی معائنہ کر کے ادویات تجویز کرتے۔ مریض کا آدھا علاج تو اپنی خوش اخلاقی سے ہی کر دیا کرتے تھے۔

محترم ڈاکٹر صاحب اکثر کہا کرتے تھے کہ میں آغا خاں ہسپتال جیسی تمام سہولتیں فضل عمر میڈیکل سنٹر میں مہیا کروں گا۔ جس کے لئے آپ عملی طور پر کام کرتے نظر آتے۔ اکثر مرکزی جماعتی بزرگان میرپورخاص کے دورہ پر تشریف لاتے تو ان سے ہمیشہ کسی نہ کسی نئے شعبے کا افتتاح کراتے اور دعا کراتے۔

باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہایت بلند مقام عطا فرمایا تھا۔ ضلع میرپورخاص کے امیر جماعت تھے۔ (اس وقت میرپورخاص، عمرکوٹ اور تھر میرپورخاص ضلع میں شامل تھے)۔ میرپورخاص کے مقامی امیر تھے۔ ہیومینیٹی فرسٹ کے ممبر تھے، منصوبہ بندی کمیٹی کے ممبر تھے۔ میرپورخاص شہر کے سب سے بڑے ہسپتال کے مالک تھے۔ محمد میڈیکل کالج کے اعزازی لیکچرار تھے اور دیگر بیشمار اعزازات تھے لیکن سادگی بے انتہاء تھی۔ نماز کے بعد بیت میں بیٹھے دوستوں کے ساتھ تبادلہ خیال کر رہے ہوتے، تمام حاضرین سے مصافحہ کرتے، ہر ایک کا حال پوچھتے، مسکرا کر بات کرتے۔ جس سے بات کرتے بھرپور توجہ ان پر رکھتے بے خیالی کا کبھی مظاہرہ نہ کرتے۔ صبح نماز فجر کے بعد اکثر اپنے گھر کی سیڑھی پر بیٹھ کر دوستوں سے باتیں کرتے۔

مجھے یاد ہے میں زعیم مجلس انصاراللہ میرپورخاص تھا۔ ہم نے سائیکل سفر کا پروگرام بنایا۔ خاکسار نے محترم ڈاکٹر صاحب سے اجازت طلب کی کہ وفد ڈاکٹر صاحب کی زمین پر جائے گا جو کہ میرپورخاص سے تقریباً سات آٹھ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے بڑی خندہ پیشانی سے اجازت دی

باقی صفحہ 5 پر

قرارداد ہائے تعزیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان

بروفات محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب

صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کا یہ اجلاس خاندان حضرت مسیح موعود کے ایک مخلص خادم سلسلہ محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب فرزند حضرت مصلح موعود کی المناک وفات پر دلی رنج اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ آپ نے 17 فروری 2014ء کو ربوہ میں بعمر 82 سال وفات پائی۔

مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب 24 مارچ 1932ء کو حضرت سارہ بیگم صاحبہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم حضرت مصلح موعود نے اپنے تمام بیٹوں کی طرح آپ کو بھی بچپن سے وقف کیا ہوا تھا۔ اور اسی لحاظ سے آپ کی تعلیم و تربیت بھی ہوئی۔

آپ نے دینی تعلیم مدرسہ احمدیہ سے حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان پرائیویٹ طور پر پاس کیا۔ 1959ء میں بی اے پاس کیا۔ جس کے بعد لاہور لاء کالج سے 1962ء میں اس شرط پر ایل ایل بی کیا کہ اس کی پریکٹس نہیں کرنی۔

1962ء میں خدمات سلسلہ کے لئے آپ سیرالیون مغربی افریقہ تشریف لے گئے۔ جہاں 1969ء تک بطور پرنسپل سیکنڈری سکول خدمت کی توفیق پائی۔ آپ ایک اچھے منتظم تھے۔ سیرالیون میں قیام کے دوران شہر بو (Bo) میں پہلی مرتبہ آپ کی خصوصی محنت اور کوشش سے جماعت کے سکول میں سائنس بلاک کا قیام عمل میں آیا۔ اہل سیرالیون ابھی تک آپ کی خدمات کو یاد کرتے ہیں۔

میاں صاحب موصوف ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ماموں تھے۔ آپ کی شادی 1959ء میں مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب (جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ماموں تھے) کی بیٹی محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ آپ کی اولاد میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں ہیں۔

آپ علمی شخصیت کے مالک تھے۔ بیس سال کی محنت و تحقیق کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود کی تعلیم فہم قرآن کے نام سے ایک نہایت عمدہ اور ضخیم کتاب مرتب کی۔ جو 2004ء میں شائع ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی علمی قابلیت کے متعلق فرمایا:

حضرت مصلح موعود کی اولاد میں سب سے زیادہ فارسی زبان میں آپ کو عبور حاصل تھا۔ فارسی بڑی اچھی ان کو آتی تھی۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کا بڑا گہرا مطالعہ تھا۔ اور اس کی وجہ ہے کہ آپ نے جو تعلیم فہم القرآن کتاب لکھی ہے، یہ لکھی ہی نہیں جاسکتی جب تک اس میں اچھی طرح مطالعہ نہ ہو۔ بہرحال آپ کی اہلیہ نے بتایا کہ انہوں نے خود مجھے بتایا کہ حضرت مسیح موعود کی بعض کتب یا شاید ساری کتب بیس پچیس مرتبہ انہوں نے پڑھیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 21 فروری 2014ء)

اسی طرح حضرت مسیح موعود کے عربی، فارسی اور اردو نظم و نثر کے حسین انتخاب پر مشتمل دوسری کتاب ''ادب المسیح'' کے نام سے مرتب کر کے آپ نے شائع کروائی۔ جس کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''یہ بھی ایک بڑا اچھا شاہکار ہے۔''

آپ نہایت عبادت گزار، دعا گو، منکسر المزاج، ہردلعزیز، محنتی، صابر و شاکر، مہمان نواز، شفیق اور خوش طبع انسان تھے۔ آپ کے اخلاق فاضلہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

''یتیموں کی پرورش کا بھی خیال کرتے تھے۔ خاموشی سے ان کی مدد کرتے رہتے تھے۔ اپنے دوستوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ دوستی خوب نبھاتے تھے۔ اپنے ایک بہت قریبی اور ہردلعزیز دوست کی وفات کے بعد جس کی اولاد جو ابھی چھوٹی تھی، ان کا بڑا خیال رکھا، ان کی شادیاں کروائیں اور دوستی کے رشتے کو انہوں نے بڑا نبھایا۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 21 فروری 2014ء)

آپ کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

'' اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب سے مغفرت کا سلوک فرمائے، رحم کا سلوک فرمائے، آپ کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے بچوں کو بھی حقیقت میں اس خون کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں۔ مجھ سے بھی ان کا بہت گہرا تعلق تھا۔ خلافت سے پہلے بھی تھا اور خلافت کے بعد تو پیار کا یہ تعلق بہت بڑھ گیا تھا۔ لیکن اس میں عاجزی اور اخلاص اور وفا کا بے انتہا اظہار تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا رہے اور ان کی اولاد کو بھی خلافت سے خاص تعلق رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 21 فروری 2014ء)

اس موقع پر ہم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، بیگم صاحبہ مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب اور آپ کی اولاد سے دلی تعزیت کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ آمین

بروفات محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب

صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کا یہ اجلاس خاندان حضرت مسیح موعود کے ایک مخلص خادم سلسلہ محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب فرزند سیدنا حضرت مصلح موعود کی المناک وفات پر دلی رنج اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ آپ نے 14 جولائی 2014ء کو ربوہ میں بعمر 87 سال وفات پائی۔

مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب 1927ء میں حضرت ام ناصر کے ہاں قادیان میں پیدا ہوئے اور آپ کے والد محترم حضرت مصلح موعود نے اپنے تمام بیٹوں کی طرح آپ کو بھی بچپن سے وقف کیا ہوا تھا۔ آپ نے 1944ء میں میٹرک پاس کیا پھر حضرت مصلح موعود کی ہدایت کے مطابق آپ نے ایگریکلچر کالج فیصل آباد سے بھی تعلیم حاصل کی۔

13/اکتوبر 1960ء کو حضرت مصلح موعود نے آپ کو افسر لنگر خانہ مقرر فرمایا۔ 30/اکتوبر 1974ء تک آپ یہ ذمہ داری بجالاتے رہے۔ اس کے بعد آپ کو بطور نائب ناظر امور عامہ یکم نومبر 1974ء سے ریٹائرمنٹ تک خدمات کی توفیق ملی۔ علاوہ ازیں سندھ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی زمینوں کی نگرانی بھی آپ کے سپرد رہی اور ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے چیئرمین بھی رہے۔

آپ کی شادی محترمہ صاحبزادی صبیحہ بیگم صاحبہ بنت حضرت صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب کے ساتھ ہوئی۔ آپ کی اولاد میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں ہیں۔ اپنے جن پوتوں کی شادیوں میں حضرت اماں جان نے شرکت فرمائی ان میں سے آپ کی شادی آخری تھی۔

آپ ایک عبادت گزار، دعا گو، شریف النفس، مہمان نواز اور پیار کرنے والے انسان تھے۔ مہمان نوازی آپ کا نمایاں وصف تھا۔ آپ کے اندر حس مزاح خوب تھی۔

غریب اور نادار لوگوں کی بہت مدد کیا کرتے تھے۔ خصوصاً طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے غریب مریضوں کی امداد کرتے رہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی وفات پر فرمایا:

''ہماری والدہ کے بھائی تھے، خاص تعلق تھا ان کا...... بہت آنا جانا تھا ہمارے گھر میں۔ اور اس تعلق کو قائم رکھا اور پھر یہاں جب خلافت کے بعد مجھ سے بھی بڑا تعلق رکھا ہے۔ اکثر یہاں فون کر کے بھی اس تعلق کا اظہار کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے بھی مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور درجات بلند فرمائے ان کی اولاد کو بھی خلافت سے وفا کا تعلق قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جولائی 2014ء)

اس موقع پر ہم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، بیگم صاحبہ مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب اور آپ کے بیٹے اور بیٹیوں سے دلی تعزیت کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(ہم ہیں ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

☆☆............☆............☆☆

اطلاعات و اعلانات

ولادت

❁ مکرمہ طاہرہ خان صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری بیٹی مکرمہ رافعہ خان صاحبہ اہلیہ مکرم مہر نواز احمد صاحب جرمنی کو مورخہ 9 جولائی 2014ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے جو خدا کے فضل سے وقف نو میں شامل ہے۔ اس کا نام عشنا احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم مہر ناصر احمد صاحب مرحوم کا چیلو سندھ کی پوتی اور مکرم حمید احمد خان صاحب صدر جماعت فیکٹری ایریا احمد ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، خادم دین، والدین کیلئے قرۃ العین اور خیر و عافیت والی لمبی زندگی والی بنائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب سابق کارکن تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم لطف الرحمٰن شہزادہ صاحب اور ان کی اہلیہ مکرمہ منزہ شہزادہ صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 20 جولائی 2014ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام عائشہ صدیقہ تجویز ہوا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب کی پوتی اور مکرم محمود احمد ساہی صاحب کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے، خدمت دین کی توفیق اور خیر و عافیت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم عبدالقیوم صاحب دفتر نظامت جائیداد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ شاہدہ قیوم صاحبہ گزشتہ تین ماہ سے گردوں کے انفیکشن و دیگر امراض کی وجہ سے بیمار ہیں اور پندرہ یوم سے طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں جہاں ان کے گردے واش ہو رہے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی اہلیہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محترم ناصر احمد سید صاحب کی وفات

نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے معروف شاعر اور مخلص احمدی محترم ناصر احمد سید صاحب مورخہ 10 ؍اگست 2014ء کو رات گیارہ بجے حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے لاہور میں بعمر 41سال وفات پا گئے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ میت آپ کے آبائی گھر واقع دارالنصر شرقی محمود ربوہ لائی گئی۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 11؍اگست کو بعد نماز عصر گراؤنڈ دارالنصر وسطی ربوہ میں مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کرائی۔

آپ مکرم سید عبدالحمید شاہ صاحب کے ہاں مورخہ 11نومبر 1973ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا محترم سید محمد حسین شاہ صاحب نے 1934ء میں بذریعہ خط الفضل پڑھ کر احمدیت قبول کی اور اپنے علاقہ جلا رائیں ملتان میں اپنی برادری کی سخت مخالفت سے مجبور ہو کر بے سروسامانی کی حالت میں قادیان ہجرت کی۔ محترم ناصر احمد سید صاحب نے بی کام اور ڈی سی ایم اے تک تعلیم حاصل کی تھی اور آجکل لاہور میں بطور سینئر اکاؤنٹس آفیسر پرائیویٹ جاب کر رہے تھے۔ آپ جماعت کے معروف اور بہت عمدہ غزل اور نظم کہنے والے شاعر تھے۔ آپ کی شاعری کے بے شمار نمونے روزنامہ الفضل، ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان اور ماہنامہ ماہ نو، سہ ماہی ادبیات اور فنون وغیرہ میں شائع ہو چکے ہیں۔ آپ کی غزلوں کا مجموعہ کلام "عشق تعارف ہے میرا" کے نام سے زیر طبع تھا۔ آپ نے پاکستان بھر میں ہونے والے درجنوں مشاعروں میں شرکت کی جو ایم ٹی اے پر بھی نشر ہوئے۔ آپ کو بطور زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ دارالنصر شرقی، سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی اور شعبہ امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور میں خدمت کی توفیق ملی۔ آپ خلافت کے شیدائی، ہر ایک سے محبت کرنے والے ملنسار اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ اپنے بچوں اور اہل خانہ کا ہر لحہ خیال رکھنے والے، خاص طور پر بچوں کی تعلیم و تربیت پر گہری نظر رکھتے تھے۔ آپ نے لواحقین میں والد اور بھائی بہنوں کے علاوہ اہلیہ مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ بنت مکرم حمید احمد صاحب طاہر آباد ربوہ، ایک بیٹا سید تمثال بشارت (عمر 5سال) دو بیٹیاں سیدہ مرحمہ ناصر (عمر 6سال) اور سیدہ عرشیہ ناصر (عمر 2سال) یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے

الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز

جرمن ادویات کا مرکز

ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے) فون: 047-6211510

عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0334-7801578

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15,20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

24۔اگست 2014ء

12:25 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:35 am	سٹوری ٹائم
3:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 22۔اگست 2014ء
5:10 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:50 am	الترتیل
6:25 am	جلسہ سالانہ یو کے
7:30 am	سٹوری ٹائم
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 22۔اگست 2014ء
9:00 am	سپاٹ لائیٹ (Spotlight)
9:55 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:25 am	یسرنا القرآن
11:55 am	بستان وقف نو
1:00 pm	فیتھ میٹرز
2:05 pm	سوال و جواب 29۔اکتوبر 2005ء
3:00 pm	عصر حاضر Live
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 26جولائی 2013ء (سپینش ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 22۔اگست 2014ء
7:05 pm	Shotter Shondhane
8:10 pm	بستان وقف نو
9:10 pm	رفقائے احمد
9:55 pm	کڈز ٹائم
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:20 pm	بستان وقف نو

25۔اگست 2014ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:40 am	Roots to Branches
2:10 am	ایم ٹی اے ورائٹی
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 22۔اگست 2014ء
4:10 am	سوال و جواب
5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 am	یسرنا القرآن
6:00 am	بستان وقف نو
7:00 am	Roots to Branches
7:35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8۔اگست 2014ء
8:50 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور سیرت النبیؐ
11:20 am	الترتیل
11:55 am	پیس کانفرنس 20مارچ 2010ء
1:10 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:45 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
2:05 pm	فرنچ پروگرام 14نومبر 1998ء
3:10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25جولائی 2014ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:15 pm	ملیالم سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس
5:30 pm	الترتیل
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14نومبر 2008ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	ملیالم سروس
8:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
8:55 pm	راہ ھدیٰ
10:25 pm	الترتیل
11:20 pm	پیس کانفرنس

آجکل تبدیلی کا شور ہے لیکن لبرٹی پر تو سیل کا زور ہے

لبرٹی فیبرکس

اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ 047-6213312

سٹی پبلک سکول

دارالصدر جنوبی ربوہ سابقہ الصادق بوائز

محکمہ تعلیم اور فیصل آباد بورڈ سے منظور شدہ

- سائنس اور کمپیوٹر لیب اور لائبریری
- ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی
- بچوں اور والدین سے مشاورت اور رابطہ
- میل اور فی میل اساتذہ کی ضرورت ہے

کلاس ششم تا نہم داخلہ جاری ہے

رابطہ: پرنسپل 047-6214399,6211499

پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ

نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹفائر ٹرانسفارمر، اوون ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی اونائز پلانٹ

پی، وی، سی لائننگ، فائبر لائننگ

پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد

37 دل محمد روڈ لاہور۔ فون نمبر: 0300-4280871,0333-4107060,042-37247741

ربوہ میں طلوع و غروب 15۔اگست

طلوع فجر	4:04
طلوع آفتاب	5:30
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	6:55

درخواست دعا

محترم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب مینیجر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ شگفتہ رشید صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد اختر صاحب شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین کے گلے میں سوزش ہے۔ کھانے کی کوئی چیز نگلی نہیں جا رہی۔ خوراک کی نالی لگی ہوئی ہے۔ طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت کارکن

ادارہ الفضل کو اخبار کی تقسیم کیلئے خدمت کا جذبہ رکھنے والے ملازمین کی ضرورت ہے۔ صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ جلد از جلد درخواست جمع کرائیں۔ یا خاکسار سے اس نمبر پر رابطہ کریں۔ 047-6213029

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ایکسپریس کوریئر سروس کی جانب سے خوشخبری

U.K جرمنی امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا اور دیگر ممالک میں پارسل بذریعہ DHL اور Fedex کے ذریعہ 72 گھنٹے میں ڈیلیوری پر حیرت انگیز کمی

نوٹ: بروز اتوار دفتر بند ہوتا ہے۔

اعلیٰ سروس ہماری پہچان

Express Courier Service

گولبازار۔ نزد مسلم کمرشل بینک ربوہ

فون: دفتر 047-6214955: 03217708566

شیخ زاہد محمود: 03217915213

DEUTSCHE SPRACH SCHULE

INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE

جرمن زبان سیکھئے

6 ستمبر سے نئی کلاس کا آغاز

داخلہ جاری ہے

GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔ رابطہ: عمران احمد ناصر

مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

FR-10